ایشیا پیسیفک: آب و ہوا کے بحران کے کنارے پر اُمیدیں اور حل

پاکستان

ماحولیاتی آفات اور ایچ آئی وی سے متاثرہ افراد پر اس کے اثرات

ACT!
ACTIVISTS' COALITION ON TB
ASIA-PACIFIC

APCASO
Strengthening community systems.
Advancing human rights.

ASSOCIATION OF PEOPLE LIVING WITH HIV
PAKISTAN

پسِ منظر

ماحولیاتی تبدیلی انسانی صحت کے لیےایک بنیادی خطرہ ہے جونہ صرف جسمانی ماحول بلکہ قدرتی اور انسانی نظاموں کے مختلف پہلوؤں کوبھی متاثر کررہی ہے ۔ایشیاپیسیفک خطہ جغرافیائی لحاظ سے وسیع اور متنوع ہے،جوشمال میں ہمالیہ کے پہاڑوں سے لےکر بحرالکاہل کے چھوٹے جزائر تک پھیلا ہوا ہے ۔اس تنوع کے باعث یہ خط تمام موسی زونز پر مشتمل ہے،جس میں جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے مون سون ، بحرالکاہل کے سمندری طوفان،اور سائبیریا کی شدید برفانی سردیاں شامل ہیں ۔ایشیاپیسیفک کو قدرتی آفات کے ایک وسیع سلسلے کا سامنا ہےاور یہ ماحولیاتی بحران کے دہانے میں صفِ اول کے خطوں میں شامل ہے ۔اس کے ساحلی علاقے سمندر کی بلند ہوتی سطح اور سمندری طوفانوں سے خطرے میں ہیں ، جبکہ میدانی اور خشک علاقے سیلابوں اور قحط سے متاثر ہورہے ہیں ۔اعداد وشمار کے مطابق ،ایشیاپیسیفک میں رہنے والا انسان دنیا کے دیگر خطوں کے مقابلے میں کسی قدرتی آفت سے چھ گنا زیادہ متاثر ہونے کا امکان رکھتا ہے
اس پس منظر میں یہ بات قابل غور ہے کہ جیسے جیسے ماحولیاتی بحران شدت اختیار کررہاہے ایشیاپیسیفک نہ صرف اس کے بدترین اثرات کا سامنا کررہاہے بلکہ ممکنہ طور پر ماحولیاتی بحرانوں پر قابو پانے اور امیدوں کا مرکز بھی بن سکتا ہے۔اس صورت حال کا سامنے رکھتے ہوئے APCASO نے اس خطّے کے مما لک میں موسمیاتی آفات ،ان سے پیدا ہونے والی ہنگامی صورت حال اور اس کے کمزور اور کلیدی آبادیوں پر غیر متناسب اثرات کا جائزہ لینے کے لیے کہانی نویسی کا سلسلہ شروع کیا تا کہ موسمیاتی تبدیلیوں اور آفات کے حوالے سے مئوثر ثبوت جمع کیے جاسکیں۔ یہ کہانیاں ان انسانی کہانیوں کوپیش کرتی ہیں جوان موسمیاتی آفات اوران کی تباہ کاریوں کے باوجود استقامت اور بحالی کی علامت ہیں ۔

ملکی صورتحال کا خلاصہ

<u>جائزہ:</u>

<u>آبادی:</u>247.5 ملین (2023 تک)

<u>(جی ڈی پی)معیشت یامعاشی صورتِ حال:</u>3389 بلین امریکی ڈالر

<u>آمدنی کے لحاظ سے ملک کی درجہ بندی:</u> نچلی درمیانی آمدنی والا ملک پاکستان میں غربت کی شرح مالی سال 2024 میں 42.3 فیصد تک پہنچ گئی ،جبکہ گزشتہ سال کے مقابلے میں مزید 26لاکھ افراد غربت کی لکیر سے نیچے چلے گئے بے روزگاری کی شرح 2024 میں تخمینہ کے مطابق 7.5 فیصد رہی۔

<u>روزمرہ زندگی اور ثقافت:</u>

پاکستان ایک زرعی ملک ہے ،جہاں تقریباً 68 فیصد آبادی کسی نہ کسی شکل میں زراعت سے وابستہ ہے۔ یہ دنیا کا پانچواں سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے ۔جوصرف بھارت ،چین ،امریکہ اور انڈونیشیا سے پیچھے ہے 2023ء کی مردم شماری کے مطابق ملک کی 96 فیصد سے زائد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

<u>صحت کے اشارے:</u>

<u>(Tuberculosis)تپ دق:</u>

2022ء کے اعداد وشمار کے مطابق ٹی بی کے 611,000 فعال کیسز رپورٹ ہوئے ۔2023ء کے اعداد وشمار کے مطابق تپ دق (ٹی بی) کی اوسط شرح ہر ایک لاکھ میں سے 277 کیسز تک پہنچ گئی۔ پاکستان عالمی سطح پر 5.7 فیصد تپ دق کے کیسز کے ساتھ ،ٹی بی کے پھیلاؤ کے لحاظ سے یہ دنیا میں پانچویں نمبر پر ہے۔

<u>(HIV)ایچ آئی وی:</u>

2023ء کے اعداد وشمار کے مطابق اندازاً 290,000 لوگ ایچ آئی وی سے متاثرہ تھے۔ یواین ایڈز کے **95-95-95** اہداف **2025** کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان کی پیش رفت 15,23 اور 11 فیصد پر ہے۔ یواین ایڈز کے مطابق ،پاکستان میں ایچ آئی وی کی شرح 2015 میں 0.1% سے بڑھ کر 2022 میں 0.2% تک پہنچ گئی ہے۔

<u>موسمیاتی خطرات کے اشارے:</u>

<u>(World Risk Index)عالمی خطرہ اشاریہ:</u>

پاکستان کوایک انتہائی خطرناک ملک قرار دیا گیا ہے۔ ورلڈ رسک رپورٹ کے مطابق ،پاکستان 193 مما لک میں 11 ویں نمبر پر ہے۔ جبکہ جرمن واچ کے 2025 کلائمیٹ رسک انڈیکس کے مطابق ،حالیہ برسوں میں بھاری معاشی نقصانات کے باعثُ پاکستان سب سے زیادہ متاثرہ مما لک میں شامل ہے۔

موسمیاتی تبدیلی کے اثرات:

عالمی درجہ حرارت میں اضافے کے باعث پاکستان کے شمالی علاقوں میں گلیشیئرز تیزی سے پگھل رہے ہیں، جس سے گلیشیائی جھیلوں کے اچانک پھٹنے (GOLF) کے خطرات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ غیر متوقع موسمی تغیرات نے 2010 اور 2022 کے تباہ کن سیلابوں، 2024 کی ہلاکت خیز گرمی کی لہر اور 2024 کے آخر میں زہریلی اسموگ جیسے شدید موسمی واقعات کو جنم دیا ہے۔ یہ واقعات 5 کروڑ سے زائد افراد کی زندگیوں کو متاثر کر چکے ہیں اور ملکی معیشت کو بھاری نقصان پہنچا چکے ہیں۔

1961ء سے 2007 کے درمیان پاکستان میں اوسط زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں 0.87 ڈگری سینٹی گریڈ اضافہ ہوا، اور اندازہ ہے کہ یہ 2090 تک 1.3 سے 4.9 ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھ جائے گا۔

کیس اسٹڈی: 2024 میں فضائی آلودگی کا بحران:

نومبر 2024 کی ایک صبح، پنجاب کے شہر ملتان جو پاکستان کا پانچواں سب سے زیادہ آبادی والا شہر ہے۔ میں ہوا کے معیار کا اشاریہ 2135 تک جا پہنچا، جو محفوظ حد 100 سے کئی گنا زیادہ تھا۔ نتیجتاً شہر کو لاک ڈاؤن کر دیا گیا، اور پارکس سمیت تمام عوامی مقامات کو وسطِ ماہ تک بند رکھا گیا۔ قریب ہی لاہور بھی موٹی زہریلی دھند کی لپیٹ میں آ گیا۔ ہسپتالوں میں مریضوں کی تعداد بڑھ گئی جن میں زیادہ تر بچے، بزرگ اور نوجوان شامل تھے جو آنکھوں کی جلن، سانس لینے میں دشواری اور کھانسی کی شکایت لے کر پہنچے تھے۔ شہری حکومت نے نقل وحرکت محدود کر دی اور کھلے مقامات اور ایسے عوامی ذرائع آمد و رفت کو بند کر دیا جو زہریلی ہوا میں اضافے کا باعث بنتے ہیں (APLHIV) پاکستان ایسوسی ایشن آف پیپل لیونگ وِد ایچ آئی وی پاکستان کے نیشنل کوآرڈینیٹر اصغر ستی کے مطابق، اسموگ نے ان کے امدادی پروگراموں پر گہرے منفی اثرات مرتب کیے۔

ان کے بقول 2024ء کی پہلی سہ ماہی میں ہم نے تقریباً 9,000 ایچ آئی وی متاثرہ افراد کو خوراک اور غذائی معاونت بھیجی لیکن اسموگ کے باعث ترسیل میں ایک ماہ سے زیادہ تاخیر ہوئی رات کے وقت باہر نکلنے پر پابندی تھی اور دوپہر کے وقت صرف تین سے چار گھنٹے ہی نقل وحرکت ممکن تھی۔

موسمیاتی تبدیلی، صحت کے ردعمل میں ایک نظر انداز شدہ عنصر:

اگرچہ اسموگ براہِ راست انسانی سرگرمیوں کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے جیسے گاڑیوں کے دھوئیں کا اخراج، بھاری تعمیراتی کام، فصلوں کو جلانا اور صنعتی فضلہ لیکن ایک ایسا عنصر جو اکثر نظر کر دیا جاتا ہے وہ موسمیاتی تبدیلی ہے غیر یقینی موسم کے باعث بارشوں کی کمی نے اسموگ کو معمول سے پہلے شروع ہونے اور زیادہ گھنے ہونے کا سبب بنایا ہے۔

پاکستان مسلسل ان ممالک میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ہیں 2024 کے ورلڈ رسک رپورٹ کے مطابق پاکستان 193 ممالک میں سے 11 ویں نمبر پر ہے جبکہ جرمن واچ کے 2025 کے

193 ممالک میں سے 11 ویں نمبر پر ہے جبکہ جرمن واچ کے 2025 کے کلائمیٹ رسک انڈیکس کے مطابق یہ ملک پہلے نمبر پر ہے۔اس کی ایک وجہ ملک کا متنوع جغرافیہ بھی ہے۔جہاں خطِ استوا کے قریب ہونے کی وجہ سے درجہ حرارت زیادہ رہتا ہے، وہیں ملک کے شمالی حصے میں ہندوکش ،قراقرم اور ہمالیہ پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔جسے برفانی تودوں کی زیادہ مقدار کی بنا پر اکثر" تیسرا قطب" کہا جاتا ہے۔

عالمی درجہ حرارت میں اضافے نے ان گلیشیئرز کے پگھلنے کے عمل کو تیز کردیا ہے اور خطے میں شدید گرمی کی لہروں میں بھی اضافہ کیا ہے۔نتیجتاً پاکستان مختلف اقسام کے شدید موسمی حالات کا سامنا کر رہا ہے، جو اکثر قومی ہنگامی صورت حال میں تبدیل ہو جاتے ہیں 2022 میں تباہ کن سیلابوں نے ملک کے ایک تہائی حصے کو متاثر کیا جس سے تقریباً 3 کروڑ 30 لاکھ افراد متاثر ہوئے 2024 میں شدید گرمی کی ایک لہر کے باعث سندھ صوبے میں درجہ حرارت 52 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا۔جس کے نتیجے میں 568 سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔

ماحولیاتی صحافی اور موسمیاتی تبدیلی کی ماہر آفیہ سلام کے مطابق ہمارے پاس مون سون کے نظام میں تبدیلیاں ہو رہی ہیں جو معمول سے زیادہ مقدار میں بارشیں بہت کم وقت میں لے آتی ہیں ایسے علاقوں میں جو تاریخی طور پر مون سون زون میں نہیں تھے۔اس لیے وہاں اس کے اثرات سے نمٹنے کے لیے کوئی نظام موجود نہیں ۔اس کے علاوہ زمین کے بنجر ہونے کے عمل کے بھی شواہد بڑھ رہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا، ہمارا ایک طویل ساحلی خطہ ہے جو ماضی کے مقابلے میں زیادہ طوفانوں سے متاثر ہو رہا ہے۔لہذا مختلف عوامل پاکستان کو خطرے کے انڈیکس میں سرفہرست رکھنے کا باعث بن رہے ہیں۔کورونا کی وبا کے دوران منفی اثرات کی وجہ سے ملکی معیشت کا شدید نقصان ہوا۔عالمی بینک کی رپورٹ کے مطابق مالی سال 2024ء میں غربت کی شرح 40.5% تک جا پہنچی۔یہ مالی حالات پاکستان کی موسمیاتی تبدیلی سے متعلق خطرات کے خلاف مزاحمت کو شدید متاثر کر رہے ہیں۔آفیہ سلام کے مطابق موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے پیدا ہونے والے صحت کے مسائل نے معیشت پر بھی بھاری بوجھ ڈالا ہے۔انہوں نے کہا خراب ہوا کے معیار اور آبی بیماریوں سے جڑے صحت کے اخراجات بہت زیادہ ہیں جن کے انتظام پر جی ڈی پی کا ایک بڑا حصہ خرچ ہوجاتا ہے

اصغر ستی کے مطابق موسمیاتی تبدیلیوں اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کی وجہ سے ایچ آئی وی سے متاثرہ افراد کے لیے اضافی مسائل کا سبب بن رہی ہیں۔

کمیونٹی اور نچلی سطح پر کی جانے والی کوششیں:

اصغر ستی کے خیال میں پاکستان میں ایچ آئی وی سے متعلقہ معاونت بڑی حد تک کمیونٹی اور نچلی سطح کی کوششوں پر انحصار کرتی ہے کمیونٹی آوٹ ریچ پروگرام عموماً ایچ آئی وی کے علاج کے مراکز (ARTCenter) اور صحت کی دیگر سہولتوں تک رسائی کی کمی کو پورا کرتے ہیں۔اگرچہ علاج معالجہ کے مراکز 2013ء میں 11 سے بڑھ کر 2024ء میں 94 تک ہو چکے ہیں مگر ملک کے وسیع جغرافیائی رقبے تناظر میں یہ متاثرہ لوگوں کی ضروریات کے مقابلے میں کم ہیں۔

اصغر ستی کا کہنا ہے کہ عمومی طور ایچ آئی وی کے علاج کے مراکز عمومی طور ضلعی سطح پر موجود ہیں اس لیے دور دراز سے متاثرہ افراد کو اب بھی ان مراکز تک رسائی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے خاص طور پر اگر ان اخراجات کا موازنہ کیا جائے جو انہیں اپنی جیب سے ادا کرنے پڑتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ متاثرہ لوگ 3 سے 5 گھنٹے کا سفر کر کے علاج کے مراکز سے پہنچتے ہیں مگر مرکز آمد پر پتہ چلتا ہے کہ مرکز کے اوقات کار ختم ہو چکے ہیں۔ایسی صورت میں ان لوگوں کے پاس جیب سے کرایہ ادا کر کے رات گزارنے کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہوتا تاکہ وہ اگلی صبح اپنی ادویات حاصل کر سکیں ملک کے موجودہ معاشی حالات کے تناظر میں جب روزی کمانا مشکل ہو وہاں علاج جاری رکھنا بھی ایک اہم سوال ہے۔

موسمیاتی تبدیلی سے بڑھنے والی فضائی آلودگی:

ایچ آئی وی سے متاثرہ افراد کے لئے خطرات میں اضافہ کر دیتی ہے 2024ء کی آخری سہ ماہی میں عوامی مقامات کی بندشوں نے نہ صرف خوراک ،ادویات اور دیگر ضروری سامان کی ترسل میں تاخیر کی بلکہ متاثرہ افراد کو عملی طور پر اپنے گھروں میں محصور کردیا۔ایسے حالات میں علاج کے مرکز تک طویل سفر کو چھوڑ دینا زیادہ مناسب لگتا ہے بنسبت اس کے کہ متاثرہ فرد/افراد اپنے آپ کو زہریلی اور آلودہ ہوا کے سپرد کر دیں یا کم حدِ نگاہ کی وجہ سے گاڑی کے حادثات کا خطرہ مول لیں۔

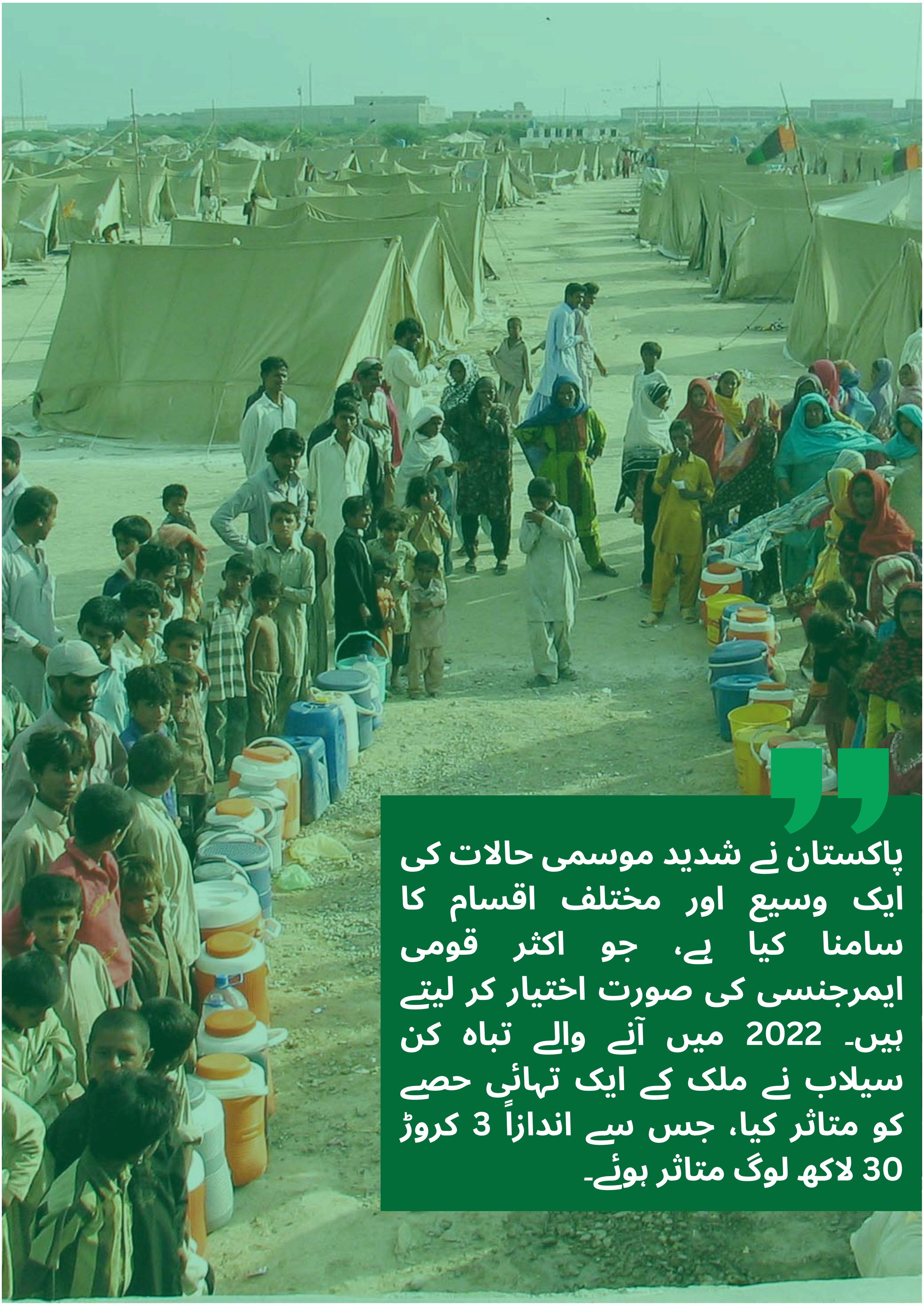

پاکستان نے شدید موسمی حالات کی ایک وسیع اور مختلف اقسام کا سامنا کیا ہے، جو اکثر قومی ایمرجنسی کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ 2022 میں آنے والے تباہ کن سیلاب نے ملک کے ایک تہائی حصے کو متاثر کیا، جس سے اندازاً 3 کروڑ 30 لاکھ لوگ متاثر ہوئے۔

اصغرستی کا مزید کہنا ہے کہ 91 سے 92 فیصد متاثرہ لوگ صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ میں رہائش پذیر ہیں اور یہاں موسمی تبدیلیوں کا اثر زیادہ دکھائی دیتا ہے ۔ 2022ء کے سیلاب کے ردعمل میں APLHIV نے اپنے کمیونٹی سپورٹ گروپس کو ایک ترجیحی نظام کے تحت متحرک کیا تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ جن متاثرہ افراد کو سب سے زیادہ ضرورت تھی ان کو مدد فراہم کی جا سکے۔ اصغرستی اور ڈپٹی نیشنل کوآرڈینیٹر عزیر طارق نے نیشنل اور صوبائی ایڈ ز کنٹرول پروگراموں کے ساتھ مئوثر رابطہ کاری کی جبکہ باقی ٹیم نے ان کی نگرانی میں کمیونٹی سپورٹ گروپس کے ساتھ مل کر ایچ آئی وی سے متاثرہ سیلاب زدگان کی نشاندہی کی جس کی بنیاد پر امدادی کاروائی منظم کی گئی۔

ایچ آئی وی سے متاثرہ لوگوں کو ایچ آئی وی کی ادویات کی فراہمی کو اعلیٰ ترین ترجیح دی گئی۔ اس سلسلے میں متاثرہ سیلاب زدگان کو چار زمروں میں تقسیم کیا گیا ۔

1۔ ایچ آئی وی سے متاثرہ ایسے افراد جن کے پاس ایک ماہ سے زائد کی ادویات موجود نہیں

2۔ ایچ آئی وی سے متاثرہ ایسے افراد جن کے پاس ایک ماہ کی ادویات موجود نہیں

3۔ ایچ آئی وی سے متاثرہ ایسے افراد جن کے پاس 2 ہفتوں کی ادویات کا ذخیرہ تھا

4۔ ایچ آئی وی سے متاثرہ ایسے افراد جن کے پاس 2 ہفتوں سے کم ادویات موجود نہیں

کمیونٹی سپورٹ گروپس کے اراکین نے پھر ادویات کی تقسیم میں مدد کی اور کم ترین دوا رکھنے والے مریضوں کو ترجیح دی۔ آوٹ ریچ کارکن قریبی مراکز سے ادویات اکٹھی کرتے اور انہیں اکثر پیدل یا سائیکل کے ذریعے متعلقہ مریضوں تک پہنچاتے تھے۔

پاکستان میں کمیونٹی پر مبنی معاونت کا دائرہ صرف ادویات کی فراہمی تک محدود نہیں ۔ستی کے مطابق، ملک میں اس وقت تقریباً 50 ایچ آئی وی کی تشخیص کے مراکز موجود ہیں۔ جوان کے خیال مین ناکافی ہیں ۔ APLHIV اور یواین ایڈز کی مسلسل جاری وکالت کاری کی وجہ سے 2018ء میں کمیونٹی بیسڈ پروگرام متعارف کرانے کا آغاز ہوا جواب 50 سے زائد مراکز کی صورت میں کام کر رہا ہے۔ ان مراکز سے احتیاطی، مشاورت اور ٹیسٹنگ کی خدمات کی فراہمی یقینی بنائی جا رہی ہے۔ ان کوششوں کا ایک بڑا حصہ کمیونٹی پر مبنی مانیٹرنگ پر مشتمل ہے جو متاثرہ افراد کے مقام اور نقل وحرکت پر نظر رکھنے میں معاون ہے۔
تاہم موسمیاتی تبدیلی نے ان مانیٹرنگ پروگرامز پر بھی اثر ڈالا ہے کیونکہ بڑے پیمانے پر نقل مکانی نے کلیدی آبادیوں اور کمزور طبقات کے بارے میں درست اعداد وشمار حاصل کرنا مشکل بنادیا ہے ۔صرف 2022ء کے سیلابوں میں تقریباً 80 لاکھ افراد بے گھر ہوئے۔ جبکہ دیگر سالوں میں بھی چھوٹے پیمانے پر سیلابوں نے لاکھوں لوگوں کو متاثر کیا۔ 2010ء میں تباہ کن سیلابوں کے نتیجے میں تقریباً 1 کروڑ 10 لاکھ افراد بے گھر ہوئے تھے۔

پاکستان میں ایچ آئی وی کی معاونت کا انحصار زیادہ تر عوامی سطح پر ہونے والی کوششوں پر ہوتا ہے۔ کمیونٹی آؤٹ ریچ کے پروگرام اکثر اینٹی ریٹرووائرل تھراپی (ART) مراکز اور دیگر طبی فراہم کنندگان تک محدود رسائی کو پورا کرتے ہیں۔

اہداف سے پیچھے رہ جانا:

اگر چہ کمیونٹی کی یہ کوشش مئوثر رہی ہیں لیکن پاکستان اب بھی یو این ایڈز کے 95-95-95 اہداف سے کافی پیچھے ہے ۔ یو این ایڈز کے 95-95-95 اہداف کے مطابق ملک میں ایچ آئی وی سے متاثرہ 95% لوگوں کو ایچ آئی وی کی حیثیت معلوم ہونی چاہیے ،ان میں سے 95% علاج حاصل کر رہے ہوں اور علاج حاصل کرنے والوں میں سے 95% وائرل لوڈ نا قابل تشخیص ہونا چاہیے جبکہ موجودہ اعداد وشمار کے مطابق صرف 23% متاثرہ افراد کو اپنی حیثیت کا علم ہے جن میں سے 15% علاج حاصل کر رہے ہیں اور صرف 11% کا وائرل لوڈ نا قابل تشخیص ہے ۔اہداف حاصل نہ کر پانے کی ایک بڑی وجہ گلوبل فنڈ پر انحصار ہے ۔تقریباً ایچ آئی وی پروگرام گلوبل فنڈ کی مدد سے چل رہا ہے وسائل کی کمی ایچ آئی وی پروگرام کی ایک بڑی کمزوری ہے۔

غیر ملکی امداد دینے کے حوالے سے امریکی حکومت کی موجودہ پابندی کے اثرات ان اعداد وشمار پر واضح نہیں ہیں کیونکہ دستاویزات میں امریکہ کو متوقع فنڈنگ کے ذرائع میں شامل نہیں کیا گیا تھا ۔تاہم وہ ادارے جنہیں امریکہ روایتی طور مالی مدد فراہم کرتا ہے ۔(مثلاً ڈبلیو ایچ او اور یو این ایڈز) وہ پاکستان کے بیرونی وسائل میں شامل ہیں ۔اس لیئے یہ امکان ہے کہ امریکہ کا یہ فیصلہ مجموعی فنڈنگ پر اثر ڈال سکتا ہے۔

آفیہ سلام کے مطابق موسمیاتی تبدیلی سے متعلق خطرات کو کم کرنے میں کسی بھی قابل ذکر پیش رفت کا دارو مدار بھی غیر ملکی امداد پر ہے۔

ایچ آئی وی کے ساتھ زندگی اور موسمیاتی تبدیلی کا سامنا:

سلام کہتی ہیں ،ایک ایسے ملک میں جو ترقی پزیر ہے بلکہ حقیقتاً ابھی تک غیر ترقی یافتہ ہے جہاں تقریباً 40 فیصد لوگ خطِ غربت سے نیچے زندا گی گزار رہے ہیں ۔وسائل کے شدید کمی ہے اور موسمیاتی تبدیلی کے موافق اقدامات کے لیے استیاب بیشتر فنڈز کو آفات سے متاثرہ علاقوں اور بحالی کے منصوبوں کی طرف منتقل کر دیا گیا ہے ۔انہوں نے مزید وضاحت کی پاکستان کو جو امداد ملتی ہے اس کا بڑا حصہ نرم قرضوں کی صورت میں ہوتا ہے کچھ گرانٹس اور ترقیاتی منصوبے عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک ،ایشیا ئی انفراسٹرکچر بینک ،جرمن ایجنسی برائے ترقی ،ایف سی ڈی او (سابقہ یو کے ایڈ) چین سعودی عرب اور یورپی یونین کی طرف سے ملے ۔لیکن 2022 کی آفت کے بعد جب اقوام متحدہ نے پاکستان کے لیے امداد کی اپیل کی تو اگر چہ وعدے کافی حوصلہ افزا تھے ،لیکن وہ بحالی کے لیے درکار رقم کو پورا نہیں کر سکے اور آج تک وہ وعدے مکمل طور پر پورے بھی نہیں ہوئے ۔حالیہ آفات نے پاکستان کی داخلی صلاحیت کو شدید متاثر کیا ہے جس کی وجہ سے موسمیاتی تبدیلی ،ایچ آئی وی اور ان کے باہمی تعلق اور ان سے جڑے مسائل کا حل مشکل ہو گیا ہے ۔اس وجہ سے پاکستان کے 95-95-95 اہداف کے حصول کے امکانات کم دکھائی دیتے ہیں، چاہے ستی ،ان کے ٹیم اور دیگر تنظیموں نے گرشتہ دہائی میں نمایاں پیش رفت کی ہو۔ بیرونی امداد کے بغیر ان اہداف کی طرف کوئی بڑی پیش رفت ممکن نہیں ۔موسمیاتی تبدیلی ملک بھر میں مختلف صورتوں میں ایک سنگین مسئلہ بنی ہوئی ہے۔

ستی کہتے ہیں میں 54 سال کا ہوں اور اپنی زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ اسلام آباد میں اکتوبر کے آخر سے لے کر پوری سردیوں میں ایک بوند بھی بارش نہیں ہوئی ۔لیکن ہمیں معلوم ہے کہ شاید فروری کے آخری یا مارچ کے آغاز میں شدید بارشیں ہوں گی اور ہر جگہ اچانک سیلاب آئیں گے ۔یہی وہ موسمی پیٹرن ہے جس کا ہم سامنا کر رہے ہیں اور روزمرہ کے اتنے مسائل کے ساتھ متاثرہ لوگ ان حالات میں کس طرح کی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں ۔

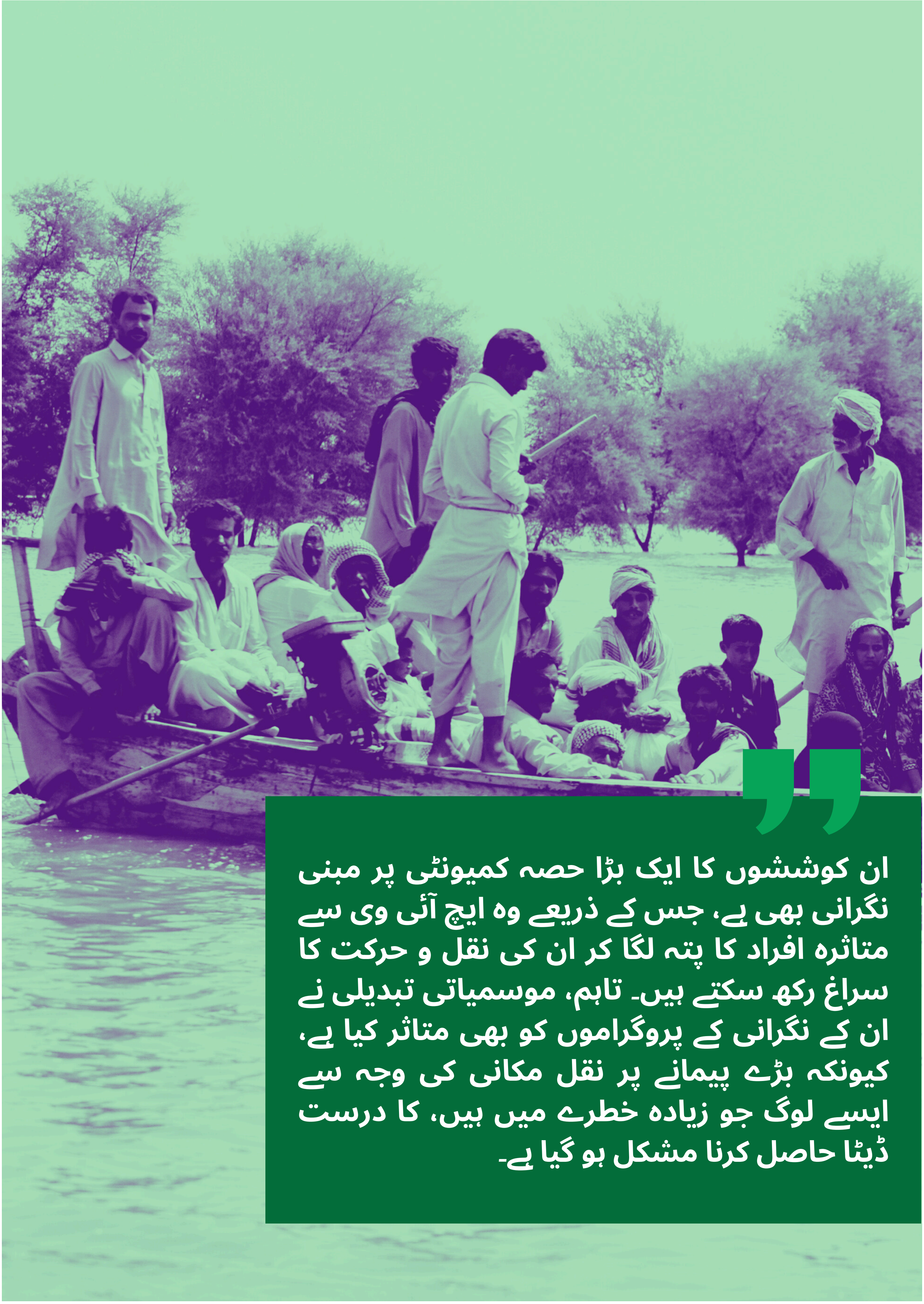

ان کوششوں کا ایک بڑا حصہ کمیونٹی پر مبنی نگرانی بھی ہے، جس کے ذریعے وہ ایچ آئی وی سے متاثرہ افراد کا پتہ لگا کر ان کی نقل و حرکت کا سراغ رکھ سکتے ہیں۔ تاہم، موسمیاتی تبدیلی نے ان کے نگرانی کے پروگراموں کو بھی متاثر کیا ہے، کیونکہ بڑے پیمانے پر نقل مکانی کی وجہ سے ایسے لوگ جو زیادہ خطرے میں ہیں، کا درست ڈیٹا حاصل کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

REFERENCES:

1. https://data.worldbank.org/indicator/SP.POP.TOTL?most_recent_ value_desc=true&locations=PK.
2. https://data.worldbank.org/indicator/NY.GDP.MKTP.CD?locations=PK.
3. https://datahelpdesk.worldbank.org/knowledgebase/ articles/906519-world-bank-country-and-lending-groups.
4. https://www.worldbank.org/en/country/pakistan/overview.
5. https://www.imf.org/external/datamapper/LUR@WEO/PAK?zoom =PAK&highlight=PAK.
6.https://www.pbs.gov.pk/sites/default/files/agriculture/publications/ agricultural_statistics_of_pakistan_2010_11/introduction.pdf.
7. https://data.worldbank.org/indicator/SP.POP.TOTL?most_recent_ value_desc=true.
8. https://www.pbs.gov.pk/node/96.
9. https://www.cmu.gov.pk/ntp-national-tb-control-programme/ 10. https://data.worldbank.org/indicator/SH.TBS.INCD?locations=PK
11. https://www.who.int/teams/global-tuberculosis-programme/ tb-reports/global-tuberculosis-report-2023/tb-disease-burden/1 1-tb-incidence.
12.https://www.unaids.org/en/regionscountries/countries/pakistan.
13. https://www.unaids.org/sites/default/files/media/documents/ pakistan-evaluation-hiv-primary-health-care_en.pdf.
14. https://dsd.unaids.org/
15. https://weltrisikobericht.de/wp-content/uploads/2024/01/ WorldRiskReport_2023_english_online.pdf
16. https://www.germanwatch.org/sites/default/files/2025-02/ Climate Risk Index 2025.pdf.
17. https://www.undp.org/pakistan/projects/scaling-glacial-lake outburst-flood-glof-risk-reduction-northern-pakistan.
18. https://global-flood.emergency.copernicus.eu/get-involved/case study-2010-pakistan-floods/.
19. https://www.unicef.org/emergencies/devastating-floods-pakistan-2022.
20. https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-heatwave-government-ingo-media-echo-daily-flash-28-june-2024.
21. https://www.hrw.org/news/2024/11/19/pakistans-deadly-air-pollution crisis.
22. https://climateknowledgeportal.worldbank.org/sites/default/ files/ 2021-05/15078-WB_Pakistan Country Profile-WEB.pdf.
23. https://www.reuters.com/graphics/PAKISTAN-POLLUTION/ znpnljqdbpl/.
24. https://weltrisikobericht.de/wp-content/uploads/2024/01/ WorldRiskReport_2023_english_online.pdf.
25. https://www.germanwatch.org/sites/default/files/2025-02/Climate Risk Index 2025.pdf.
26. https://reliefweb.int/report/pakistan/melting-worlds-third-pole endangers-south-asia.
27. https://www.unicef.org/emergencies/devastating-floods-pakistan-2022.
28. https://www.bbc.com/news/articles/cn05rz3w4x1o.
29. https://www.reuters.com/world/asia-pacific/pakistan-temperatures cross-52-c-heatwave-2024-05-27/.
30. https://www.worldbank.org/en/country/pakistan/overview. 31. https://currents.plos.org/disasters/article/dis-13-0009-a-summary case-report-on-the-health-impacts-and-response-to-the-pakistan floods-of-2010/.
32. https://www.unaids.org/sites/default/files/media/documents/ pakistan-evaluation-hiv-primary-health-care_en.pdf.
33. https://data.theglobalfund.org/access-to-funding?locations= Pakistan.

یہ کہانیاں ایک سلسلے کا حصہ ہیں جس کا عنوان ہے:

ایشیا پیسیفک: آب و ہوا کے بحران کے کنارے پر امیدیں اور حل

پاکستان سے متعلق یہ کہانی اے پی کیسو (APCASO)، ایکٹ! اے پی (Activist Coalition on TB, Asia-Pacific) اور ایسوسی ایشن آف پیپل لیونگ ود ایچ آئی وی پاکستان (APLHIV Pakistan) کے باہمی اشتراک سے تیار کی گئی ہے۔

ایسوسی ایشن آف پیپل لیونگ ود ایچ آئی وی (APLHIV) پاکستان ایک قومی سطح کا نیٹ ورک ہے، جو ایچ آئی وی کے ساتھ زندگی گزارنے والے افراد، ایچ آئی وی سے متاثرہ افراد، اس کے خطرے سے دوچار افراد اور متعلقہ کلیدی آبادیوں پر مشتمل ہے۔

APLHIV کو 2008 میں باقاعدہ طور پر اس ضرورت کے پیشِ نظر قائم کیا گیا کہ ایچ آئی وی کے ساتھ زندگی گزارنے والے افراد اور دیگر متعلقہ آبادیوں کے انسانی حقوق کے مسائل کو اجاگر کرنے اور ان کے حل کے لیے مناسب پلیٹ فارم موجود نہیں تھا، اور انہیں باوقار اور معیاری زندگی فراہم کی جا سکے۔

مترجمین:

اصغر ستی

عزیر طارق

لے آؤٹ آرٹسٹ:

عزیر طارق